تاریخ و سیر

مولانا عبدالعزیز نورستانی کا حضرت مولانا محمد افضل
امیر دولتِ انقلابی اسلامی نورستان سے انٹرویو

نورستان کی اسلامی حکومت کے بارے میں چند سوالات اور اُن کے جوابات

بندہ اتحادِ اسلامی مجاہدینِ افغانستان کی اصلاحی کمیٹی کا ممبر ہے۔ دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان کے بارے میں چند استفسارات پیشِ خدمت ہیں۔ آپ ازراہِ نوازش ان کے جوابات عنایت فرمائیں۔ شکریہ!

سوال ۱:

آپ لوگوں نے افغانستان کی دیگر احزاب سے جُدا ہو کر "دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" کے نام سے الگ حکومت کی بنیاد رکھی ہے، اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جواب:

محترم آپ کے سوالات معلوم ہوئے، تفصیل درج ذیل ہے۔

جب افغانستان میں کفر و الحاد اور اشتراکیت کے تسلط کی وجہ سے کتاب و سنّت کی حاکمیت اور اسلامی قوانین کلّی طور پر ختم ہو گئے تو اہلِ اسلام پر

فرض تھا کہ وہ کتاب و سنت کی حاکمیت کے لیے کفر والحاد سے آزاد علاقوں میں ایک تنظیم بناتے جو کتاب اللہ اور سنتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضوں کے مطابق ہوتی۔ یہ فرائضِ اسلام میں سے ایک اہم فریضہ تھا۔ بس اسی لیے دولت انقلابی اسلامی افغانستان کی بنیاد رکھی گئی۔ نورستان کی آزادی بھی مجاہدینِ افغانستان کی اس جدوجہدِ آزادی کی مرہونِ منت ہے جو انہوں نے سُرخ روسی سامراج کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف شروع کی۔ جسے بنیادی اسلامی تنظیم، دولتِ انقلابی اسلامی، حکومتِ اسلامی، خلافتِ اسلامی یا امارتِ اسلامی سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ" الآية

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً"

(مسلم ص ۱۳۹ ج ۲)

"وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِالطَّاعَةِ"

اس دولت کے قیام کے محرکات درج ذیل ہیں:

ہم نے کبھی افغانستان کی سیاسی جماعتوں سے مقاطعہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی قسم کی عداوت رکھی ہے۔ ہاں! ان کے بعض فتنہ پرور افراد کی طرف سے "دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" سے تعلق رکھنے والے مجاہدین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہوئی ہے، اس میں ہماری جوابی کاروائی خالصتہً دفاعی ہے۔ صورتِ حال یہ ہے کہ جب افغان پناہ گزین پاکستان چلے گئے تو ہم اپنے آزاد کرائے ہوئے علاقوں پر اسلامی تقاضوں کے مطابق ایک دولت کے قیام میں کوشاں ہو گئے اور افغانستان کے آزاد علاقوں میں باقی ماندہ لوگوں کو دعوت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دیگر مہاجرینِ افغانستان کی نوعیت ذرا مختلف ہے۔ ان کے نزدیک قوانینِ اسلام پر مبنی حکومت کی ضرورت تو رہی ایک طرف، شریعت کی مبادیات کا قلع قمع کرنا زیادہ اہم ہے۔ اور ان کیلئے ان کو پناہ دینے والے ملک کی حاکمیت کو تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ چار پانچ بھائیوں پر مشتمل

ایک خاندان ہو، اس پر دشمن دھاوا بول دیں چند بھائی تو دفاع کے لیے سینہ سپر ہو جائیں اور باقی جان بچاتے ہوئے راہِ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھیں، صورتِ مفروضہ میں صاحبِ عقل کا فیصلہ یہی ہو گا کہ راہِ فرار اختیار کرنے والے ہی قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گھر کی ملکیت مقابلہ کرنے والوں کا حق ہے۔ شرعی اعتبار سے ان کا واپس افغانستان جانا بھی ہجرت کے مناقضات میں سے ہے۔

دولتِ اسلامی کے قیام کے لیے پانچ شرائط ہیں:

۱۔ آزاد سرزمین کا مالک ہونا۔

۲۔ جماعت کا موجود ہونا۔

۳۔ امیر کا ہونا۔

۴۔ قوانینِ شریعت کی عملداری۔

۵۔ اس کی مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یوں ہے کہ ان کی سرزمین یثرب (مدینہ) میں ان کی جماعت انصار اور مہاجر تھے۔ ماخذِ قانون شریعت تھی۔ کسی دوسرے کا تسلط نہ تھا اور امارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ اسی طرح "دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" بھی انہی شرائط پر پورا اترتی ہے۔ ان کے علاوہ تنظیمیں بنانا فرقہ بازی اور اسلام سے دوری ہے۔

سوال نمبر ۲:

دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان کی تاسیس کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟

جواب:

اس کی تاسیس کی تاریخ ۱۳/ ۱۱/ ۵۹ ۱۳ ھش ہے اور خدا کے فضل سے آج تک قائم و دائم ہے۔ اس سے پہلے آمریت عمومی نورستان شرقی کے نام سے تنظیم موجود تھی۔

سوال نمبر ۳:

اتنی مدت تک آپ لوگوں نے حکومتِ ملحد ببرک کارمل پر حملہ کیوں نہیں کیا؟

جواب:

دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان کے مجاہدین اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے دولت

کی حدود میں ہر وقت مستعد رہا کرتے تھے۔ بسا اوقات تصادم کی صورت پیدا ہو جایا کرتی تھی۔ جس کی واضح مثال یہ ہے کہ ۱۲ میزان ۵۷ء سے لے کر ایک سال تک مسلسل حکومتِ دہریہ سے دست بدست جہاد جاری رہا۔ اس وقت سے اب تک ذمہ دارانِ دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان مختلف مقامات مثلاً بدخشان، لغمان، کنڑ، کمیار، اور دوسرے علاقوں میں اپنی ذمہ داری کو جہاد کی صورت میں نبھا رہے ہیں۔ اس کے دستاویزی ثبوت دولتِ انقلابی اسلامی کے مرکزی دفتر میں موجود ہیں۔

ہاں دولتِ انقلابی کے آزاد شدہ علاقوں میں مکمل امن ہے، احکامِ شرعی کا نفاذ ہے اور یہ جہاد کا بدیہی نتیجہ ہے۔

بقول مولانا محمد ابراہیم صاحب "جہاد کا مقصد " وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ " میں مضمر ہے۔ یعنی جہاد کو جاری رکھتے ہوئے اور اسلامی قوانین کا نفاذ کرتے ہوئے مزید علاقوں میں دعوتِ الٰہی (دینِ حق) پہنچانا ہے، نہ کہ اس دیّوث مرد کی طرح جو کہ اپنی منکوحہ کو نکاح کے بعد دشمن کے حوالے کر دیتا ہے۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ دولتِ انقلابی اسلامی نے آزاد کردہ علاقوں سے مقبوضہ علاقوں پر حملہ کے لیے مجاہدین کے دستے تشکیل دیے تو بعض شرپسند احزابِ افغانستان نے دولت کے خلاف اپنے مکروہ پروپیگنڈے کا راز کھلنے کے خوف سے دولت کے علاقوں پر حملہ کیا تاکہ ہم جو دولت کے خلاف حکومتِ پاکستان یا عرب ممالک میں غلط تاثر قائم کر چکے ہیں کہ "دولت والے کمیونسٹ ہیں اور روسی ایجنٹ ہیں" کا راز نہ کھل جائے۔ نیز یہ کہ اگر ایک آزاد ریاست کا تعارف غیر ممالک میں ہو گیا تو ان کی تمام ہمدردیاں اور امداد کا رُخ اس آزاد ملک کی طرف ہو جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کو ایک آزاد ریاست یعنی دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان کا محتاج ہونا پڑے گا جس کو یہ لوگ گوارا نہیں کر سکتے۔

سوال نمبر ۴:

حزبِ اسلامی کا مدلیش (نورستان) اور حزبِ اسلامی کا نوز پر دولتِ انقلابی اسلامی کے حملے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: دولتِ انقلابی اسلامی نورستان کا قیام علمائے حق کی رہبری

میں کتاب وسنت کے مطابق شرعی مسئولیت پر ہوا۔ ایک ہی تنظیم کی اولین شرط کے مطابق جہادِ اسلامی جاری تھا اور تمام مجاہدین ایک امیر کی بیعت اور کمانڈان کی قیادت میں مصروفِ جہاد تھے۔ ایک سال گزرنے کے بعد بعض نفس پرستوں نے ذاتی منفعت کے پیشِ نظر شرعی خیانت کی اور نبی علیہ السلام کے اس فرمان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امیر کی بیعت توڑ دی:

"مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ" (مسلم ص ۱۲۸ ج ۲)

یہ باغی گروہ مختلف احزاب میں بٹ گیا اور دولت، جو کہ بدستور اسلامی رہنماؤں کی قیادت میں مصروفِ کار تھی، اس کے مجاہدین پر وحشیانہ اور جارحانہ حملے کرتے ہوئے علاقے کے امن کو درہم برہم کر دیا۔ اس طرح جہادِ اسلامی جیسے مقدس کام کو فتنۂ قومی میں بدل کر رکھ دیا۔ پھر ہم نے رہبرِ کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس فرمان پر غور کرتے ہوئے کہ:

"مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ أُمَّتِهٖ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ فِيْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ ... مَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيْمَانِ۔ الحديث" (مشکوٰۃ ص ۲۹)

فساد ختم کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے ان کے مقابلے میں دفاعی حکمتِ عملی اختیار کی۔ دولت کے متعلقین کی طرف سے ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ دولت کے مجاہدین پر یہ ناجائز الزامات اور محض جھوٹے ہیں۔ ناقابلِ سماعت اور ناقابلِ یقین ہیں!

سوال نمبر ۵:

ہم نے سن رکھا ہے کہ اس دولت کا بانی الحادی اور دہریہ حکومت کا

منصب دار تھا جس کا نام سرور ہے یہ ایک معروف اور جانی پہچانی شخصیت ہے جو پہلے کمیونسٹ رہ چکا تھا؟

جواب: دولت بنیادی طور پر ایک اسلامی تنظیم ہے اور اسلامی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس کے شرائط اور ارکان کی تعمیر و تنفیذ ایسے اہل علم پر موقوف ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقائق کو سلف صالحین کے طریقے پر سمجھتے ہیں اور یاد رہے کہ اس اسلامی تنظیم کا نام ایسے علمائے کرام جو کہ متبعین کتاب و سنت ہیں، کے مشوروں پر ہی "دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" رکھا گیا — اور یہ بھی یاد رہے کہ محمد سرور خاں نورستانی دولتِ انقلابی اسلامی کے قواعد کی تاسیس میں کسی قسم کا دخل نہیں رکھتا۔ دولت کی امارت ابتدائی مرحلہ میں علماء کے ہاتھ میں رہی ہے اور دولت کی تشکیل، تنظیم اور تاسیس بھی علماء کے ہاتھ میں رہی ہے۔ ہاں! موصوف یعنی محمد سرور خاں درہ سین کے راستے حکومتِ پاکستان کی پولیس کے ہمراہ آیا اور پولیس اسے دولت کے مجاہدین کے حوالے کر کے سندِ وصولی لے کر چلی گئی اور آنے کے بعد علاقہ میں اس کا قومی اور نسبی رشتے سے نیز از راہِ مہمانی خیال رکھا گیا۔ پرانے دوستوں اور عزیز و اقارب سے ملاقات کے بعد خور ضابطہ (افغانی اصطلاح میں فوجی منصب کا نام) اور تمام لوگ، جو کہ سپاہِ انقلابی حزب داودی سے تعلق رکھتے تھے، خصوصاً محمد غازی اور عباد اللہ، موصوف کے آنے پر اپنے گاؤں چیچو اور میر دیش سے سواری لے کر موصوف کے استقبال کے لیے روانہ ہوتے اور پذیرائی کی۔ مہمان کی ضیافت سے عزت افزائی کی اور اس طرح مہمان کو رخصت کیا۔ موصوف نے دولت سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھایا پھر کیسے اور کیونکر موصوف دولت کے ساتھ منسوب ہوا اور کس طرح عباد اللہ کا دشمن گنا جانے لگا؟

"وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا" کتنا بڑا جھوٹ ہے جو کہ غلط پروپیگنڈا کرنے والوں کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے؛

"قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔ الحدیث!"

موصوف کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے سابقہ عقائد

اور اخلاق بھی غیر اسلامی نہیں ہیں، بلکہ خدمتِ خلق اور رفاہی کاموں میں اس کی خدمات بہت نمایاں اور قابلِ قدر ہیں۔

سوال نمبر ۶ :

ہم نے سنا ہے کہ آپ دہریہ کارمل حکومت کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں؟

جواب :

"سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ"؛ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۔ الآیۃ۔

بحمداللہ نہ تو ہم ملحد ہیں اور نہ مشرک اور نہ بدعتی اور نہ فاسق! کہاں ہم اور کہاں ببرک کارمل اور اس کے حواری؟ غور فرمائیں، ببیں تفاوتِ راہ از کجا است تا بہ کجا، وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔

سوال نمبر ۷ :

اگر حکومتِ دہریہ سے رابطہ نہیں ہے تو آپ اپنے فوجی اور ملازمین کو ماہانہ وظیفہ کہاں سے دیتے ہیں؟ آپ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ حکومتِ دہریہ آپ سے تعرض نہیں کرتی؟

جواب :

جو لوگ اسلام کے مقدس حقائق اور شرائط و کوائف سے آگاہ ہیں، ان کی اور راہِ حق کے مجاہدین کی نگاہ میں یہ مسئلہ بالکل سادہ اور معمولی ہے، البتہ احمقوں اور جاہلوں کا اعتراض اس پر ہو سکتا ہے ___ تمام ارکانِ اسلام میں سے اسلام کا ایک مالی نظام بھی ہے جو کہ زکوٰۃ معیّنہ، صدقاتِ نفلیہ اور تمام قسم کے مالی تعاون سے عبارت ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ" الآیۃ

اسی طرح قولِ تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔" (الآیۃ)

اسلامی تنظیم کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لیے جیسا کہ صدرِ اوّل یعنی خیر القرون میں ہوتا تھا، اسلامی تنظیم عشر، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور تمام قسم کے صدقاتِ نفلیہ، علاوہ ازیں چھ ہوٹلوں سے بھی، جو کہ دولت کے تحت ہیں، دولت کے مصارفِ ضروریہ پورے کیے جاتے ہیں۔

إِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَتِلْكَ مُصِيبَةٌ
وَإِنْ كُنْتَ تَدْرِي فَالْمُصِيبَةُ أَعْظَمُ

رہا یہ اعتراض کہ حکومتِ دہریہ مجاہدینِ دولت پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جاں نثار مجاہدینِ دولت، آزاد علاقوں سے باہر مختلف مقامات پر ان سے گوریلا طریقہ سے جھڑپیں جاری رکھتے ہیں اور دشمن وہیں مصروف رہتا ہے۔ اسے فرصت ہی نہیں ملتی کہ آزاد علاقوں پر حملہ کرے۔ علاوہ ازیں یہ اعتراض اس لیے بھی مہمل ہے کہ بہت سے دیگر آزاد علاقے بھی ایسے ہیں جو حزبِ اسلامی یا جمعیتِ اسلامی کے زیرِ کنٹرول ہیں، ان سے حکومتِ دہریہ تعرض کیوں نہیں کرتی؟ مثلاً درہ تیج، کنرہار وغیرہ۔

علاوہ ازیں تعرض نہ کرنے والی بات سرے سے ہی غلط ہے۔ کیونکہ حکومتِ دہریہ طیاروں اور ہیلی کوپٹروں کے ذریعے مختلف مقامات پر نیز عام رہگزروں پر بارودی سرنگیں پھینکتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجے میں کئی نوجوان شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔

سوال نمبر ۸:

ہم نے سنا ہے کہ آپ کی انتظامی اور انقلابی شوریٰ میں کچھ ایسے افراد بھی شامل ہیں جو پہلے کمیونسٹ رہ چکے ہیں؟

جواب:

"دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" کی شوریٰ کے ارکان اور انتظامی امور کے عہدیداران کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ مولوی محمد اسحاق قریہ پیرڈوک
۲۔ مولوی محمد رستم ساکن قریہ پل رستم
۳۔ حاجی جمعہ خاں ساکن قریہ برگ متال

۴۔ مولوی محمد کبیر ساکن قریہ چاسکو

۵۔ حاجی محمد ابراہیم ساکن قریہ لپشاور

۶۔ ملک میاں گل ساکن قریہ ادلد گل

۷۔ قاری عبدالحمید ساکن قریہ اٹی کم

۸۔ وزیر شاہ ساکن قریہ شد گل

یہ لوگ تمام کے نزدیک جانے پہچانے ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ ناپسندیدہ عناصر میں سے نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۹:

وزیر شاہ، جمعیت اللہ خان اور عزیز اللہ خان کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں اور ان کا سابقہ ریکارڈ کیا ہے؟

جواب:

وزیر شاہ، جمعیت اللہ اور عزیز اللہ سابقہ حکومت یعنی ظاہر شاہ اور داؤدی دور میں حکومت کے مامورین میں سے تھے۔ ان کے سابقہ کردار سے کوئی خیانت ثابت نہیں ہے۔ ظاہری گفتار اور کردار میں بھی یہ کتاب اللہ اور سنتِ نبویؐ کے متبع ہیں۔ البتہ عزیز اللہ کسی شبہ کی بنا پر چند ماہ دولت کی جیل میں رہا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ اب وہی عزیز اللہ حزبِ اسلامی میں عملاً شامل ہے۔ واللہ اعلم بحقیقتہٖ!

سوال نمبر ۱۰:

(ا) آپ کی دولت نورستان تک محدود ہوگی یا آپ اس کی توسیع کا ارادہ بھی رکھتے ہیں؟

(ب) اگر توسیع کا ارادہ ہے تو اب تک آپ کامدیش اور کنتوا کو زیر اثر نہیں کر سکے۔ پھر دولت کی مزید توسیع کیسے ممکن ہے؟

(ج) اگر آپ کامدیش کو بزور قوت یا صلح کے ساتھ زیر اثر نہیں کر سکے تو کیا آئندہ یہ ممکن ہے؟ اور درۂ سین کے افراد آپ کی دولت کی موافقت کریں گے، مزاحمت ترک کر دیں گے؟

جواب :

(ا) دولت کے نام۔ یعنی دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان" سے ہی توسیع کا ارادہ ظاہر و باہر ہے ۔جب موقع ملا، ربِّ کریم کی نصرت سے یہ آخری سرحدوں تک پہنچ جائے گی!

(ب) اسلامی تنظیم کے مقاصد کی تکمیل تدریج کے ساتھ ہوگی۔ اس کے لیے نمونہ اور مثال خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تنظیم ہے ۔

(ج) دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہے ۔ ایسے میں ہم اپنے رب کے فضل سے مخلصین کی صف اور ان کی قطار میں شمولیت کی توقع رکھتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہیں :

" اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ " وقولہ تعالیٰ، اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا "

سوال نمبر ۱۱ :

سرزمین افغانستان دو صورتوں سے خالی نہیں (الف) یا تو مسلمان، جو کہ احزابِ سیاسی افغانستان کی صورت میں ہیں، غالب آجائیں ۔اس صورت میں آپ یا مزاحمت کریں گے یا سرِ تسلیم خم کر دیں گے ۔ پہلی صورت ناممکن ہے دوسری صورت میں آپ ابھی دوسرے مسلمانوں سے اتفاق کیوں نہیں کر لیتے ۔ ؟ (ب) اگر اللہ نہ کرے، حکومتِ دہریہ غالب آجائے تو بھی دو ہی صورتیں ہیں ۔ سرِ تسلیم خم کرنا یا پھر مزاحمت ۔

پہلی صورت کی آپ سے امید نہیں ہے، دوسری صورت میں آپ دیگر مسلمانوں مثلاً حزبِ اسلامی اور دیگر احزاب کے ساتھ مل کر حکومتِ دہریہ کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے ؟

جواب :

(ا) احزابِ اسلامی افغانستان کے غلبے کی صورت میں، اگر ان میں اسلامی شرائط اور اہلیت موجود ہوگی تو موافقت کی گنجائش ہے ۔ لیکن اہلیت اور

اسلامی شرائط کی عدم موجودگی میں ان کا تسلط بالجبر ہو گا۔ اس صورت میں موافقت کی قطعی گنجائش نہیں ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرُوا السَّاعَةَ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ" الحدیث!

لیکن موجودہ صورت میں، چونکہ ان میں کتاب وسنّت کے مطابق اسلامی تنظیم یعنی صرف ایک تنظیم نہیں، اس لیے انہیں تسلیم کرنے کی گنجائش نہیں ہے! افغانستان کی موجودہ اضطراری صورتِ حال ختم ہو جانے کے بعد متعدد امارتیں اور متعدد امراء شرعاً ناجائز ہوں گے:

"قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا" (الحدیث۔ مسلم ج ۳ ص ۱۲۸)

(ب) اللہ تعالیٰ نہ کریں، حکومتِ دہریہ کے غلبہ کی صورت میں دو ہی راستے ہو سکتے ہیں۔ **الاول** مقابلہ حتی الاستطاعت۔ **دوئم**، استطاعت کے ختم ہونے اور خطرے کے احساس کی صورت میں اہلِ اسلام پر ہجرت فرض ہے۔ اور دہریہ حکومت کو تسلیم کرنے کی تو بالکل گنجائش نہیں ہے۔ البتہ احزابِ افغانستان کے ساتھ موافقت کا جواب **جواب** نمبر ۱۱ کے جز الف کے تحت گزر چکا ہے!

سوال نمبر ۱۲:

انور کی شخصیت سب کو معلوم ہے کہ وہ سُستی ہے۔ اس کے ساتھ دولت کے اتحاد کس قسم کے ہیں؟

جواب: محمد انور ایک فعّال گروہ کا کماندان ہے اور اس کے سُستی ہونے کا تاحال ہمارے ہاں کوئی ثبوت نہیں۔ البتہ دشمن کے مقابلہ میں اشتراک و الحاق کی اسلام میں گنجائش ہے!

سوال نمبر ۱۳:

کیا آپ کو معلوم ہے، حزبِ اسلامی افغانستان، کا مدیش میں یا لھی ورمرکز میں، ببرک کی حکومتِ دہریہ کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے یا حکومتِ خلق ترکئی یا حفیظ اللہ کے ساتھ کوئی رابطہ تھا؟

جواب:

وہ لوگ جو حزب اسلامی افغانستان کی طرف منسوب ہیں اور حکومت دہریہ کے ساتھ ارتباط رکھتے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو بری کوٹ کے گروہ میں ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق ان کے معزز ترین اشخاص حکومتِ دہریہ کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ شاہ محمد ولد علی محمد بموصوف کماندان جبھہ ملی بدر وطن کی معروف شخصیت ہے یہ کچھ خاندان، کا مدیش اور پتیگل سے لے کر بری کوٹ، روسی چھاؤنی کے حوالہ کر چکا ہے۔

۲۔ ملا صالح محمد بھی چند روز قبل بری کوٹ کی طرف گیا تھا اور کابل پہنچا دیا گیا۔ بعض اوقات نورستانی زبان میں پیش کیے جانے والے پروگراموں میں حصہ لیتا ہے۔ یہ حزبِ اسلامی کے لیے کام کرتا ہے۔

۳۔ محمد داؤد ساکن قریہ کا مدیش حزبِ اسلامی میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن جبھہ ملی بدر وطن کا آدمی ہے۔

مذکورہ دونوں اشخاص حزبِ اسلامی افغانستان میں کماندان کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

۵۔ اسی طرح عبداللہ کے بیٹے اور چند افراد قریہ پتیگل سے، جیسے فضل کریم، اس کے بھائی بیٹے اور دوسرے چند افراد قریہ کھرسے تمام افراد فعلاً حزبِ اسلامی کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اسی کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کی جائے اقامت معلوم شدہ ہے، مخفی نہیں!

۶۔ ملا رستم عبداللہ کے بیٹوں کے ساتھ قوی رابطہ رکھتا ہے اور علاقے کے تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ عبداللہ کے بیٹے حکومتِ دہریہ سے نو ہزار افغانستانی روپے ماہانہ وصول کرتے ہیں۔ یہ شخصیت بھی حزبِ اسلامی افغانستان کے کرتا دھرتاؤں سے ہے۔

۷۔ عبدالمتین ولد موسیٰ خاں ساکن قریہ منڈگل، جو فعلاً حزبِ اسلامی میں سے ہے، کسی سے مخفی نہیں!

سوال نمبر ۱۴: آپ کے پاس کیا معلومات ہیں کہ حزبِ اسلامی افغانستان

کا مدیشن یا مرکز کی کوئی ایسی شخصیت ہے، جس کی پہلی زندگی دہریہ ہو اور اب وہ حزب اسلامی میں کسی منصب پر فائز ہو؟

جواب:

حزب اسلامی افغانستان کے چند افراد محتاط معلومات کے مطابق نظر سے گزرے ہیں۔ جو کہ پہلے دہریت میں مبتلا تھے اور اس وقت حزب اسلامی میں شمار کیے جاتے ہیں۔ جیسے جگرن (کیپٹن) عمر قریہ کامدیشن جو اب کامدیشن میں حزب اسلامی مربوط ملا رستم کے دفتر میں منشی ہے۔ عبدالعزیز شاملک ساکن قریہ اٹی حزب اسلامی کے مرکز میں پناہ گزین کی حیثیت سے زندگی گزارتا ہے۔

سوال نمبر ۱۵:

آپ کو اس کے بارے میں کیا علم ہے کہ حزب اسلامی نے افغانستان میں اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں پر ابتداءً تجاوز یا حملہ کیا ہے؟

جواب:

صحیح رپورٹوں کے مطابق حزب اسلامی نے ماہِ رمضان المبارک (مطابق ۱۳۶۱ش) میں مختلف محاذوں پر بے گناہ مسلمانوں پر وحشیانہ حملے کیے اور سخت جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ اسی وجہ سے تمام افغانستان میں حزب اسلامی اب تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

۱۔ مثلاً شرقی نورستان میں منڈگل کے علاقے میں دولت کے لشکر غنڈہ پر حملہ۔

۲۔ علی سنگ صوبہ لغمان میں جمعیت اسلامی پر حملہ۔

۳۔ تگاب اور تحراد میں حرکت انقلابی اور جمعیت کے مجاہدین پر حملہ۔

۴۔ صوبہ ہروان کے حصہ استالیف میں جمعیت اسلامی کے مجاہدین پر حملہ۔

۵۔ صوبہ بغلان علاقہ اندراب میں ایک فعال کمانڈان پر حملہ، جو کہ جمعیت اسلامی سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس حملہ میں اس کے خاندان کو ختم کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسی طرح دوسرے مختلف مقامات پر مذکور تاریخ کو چودہ علاقوں میں

مجاہدین پر اچانک حملہ ہوا!

سوال نمبر ۱۵:

عباد اللہ کمانداں کو گرفتار کرنے کے بعد چھوڑ دینے کا سبب کیا تھا؟

جواب:

دولت کے سابقہ کمانداں عباد اللہ خوشیار کی گرفتاری، جرم اور خیانت کے اعتبار سے تھی۔ پہلی بیعت کو توڑنے کی وجہ سے اور دولت کے مجاہدین کے مقابلہ میں محاذ بنانے اور دولتِ انقلابی، جو کہ عوام کا حق تھا، کو ضائع کرنے اور خیانت کرنے کی وجہ سے اس کا خون بہانا بھی جائز تھا۔ مگر اس کی معافی اور رہائی صرف چشم پوشی اور رعائت کرتے ہوئے کی گئی تھی۔

سوال نمبر ۱۶:

آپ لوگوں نے حزبِ اسلامی افغانستان، کے لوگوں کو، جو کہ کامدیش اور کانتوز کے تھے، کامدیش اور کانتوز سے کیونکر نکال دیا اور ان کے مال و مویشی پر قبضہ کر کے خود لے گئے۔ اور اہل و عیال کو محصور کر دیا؟

جواب:

معاذ اللہ! ہم ایسا کیوں کریں گے؟ ہاں جیسا کہ جواب ۱۶ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش، نقضِ عہد، نقضِ بیعتِ اول اور ذاتی فائدہ کے پیشِ نظر ان لوگوں نے دولت سے کنارہ کیا ہے اور خود ہی اپنے اول وطن کو چھوڑ کر فرارین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے اہل و عیال بغیر کسی خطرے کے اپنے گھروں میں زندگی گزار رہے ہیں اور گھریلو ضروریاتِ زندگی میں کسی قسم کا بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ ان کے نقدی، مال و مویشی بالکل محفوظ ہیں۔ البتہ "اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ" کی رُو سے ان کے اموال سے، استحقاقِ عامہ کی بنا پر، مقررہ جرمانہ لیا گیا۔

ضلع مردان میں اہلحدیث کانفرنس

۱۷ نومبر تا ۱۸ نومبر ۱۹۸۴ء (بروز ہفتہ، اتوار) زیرِ اہتمام جامعہ محمدیہ (دار القرآن والحدیث) شکر ڈھیری تحصیل صوابی ضلع مردان، منعقد ہو رہی ہے جس میں اکابر علمائے اہلحدیث اور دانشور حضرات شرکت فرمائیں گے۔ (منجانب مولانا محمد زمان سلفی مہتمم جامعہ ہذا)